



# مسئلہ تکفیر یزید

﴿...از قلم...﴾

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہ اللہ

پیشکش



یزید پلید علیہ مَا يَسْتَحِقُّهُ مِنَ الْعَزِيزِ الْمَجِيدِ قَطْعًا يَقِينًا بَاجِمَاعِ اہل سنت فاسق فاجر و جری علی الکبار تھا۔ اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطلاق و اتفاق ہے۔ صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف فرمایا۔ امام احمد ابن حنبل اور ان کے اتباع و موافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصْبَحُكُمْ وَاَعْلٰى اَبْصَارَهُمْ (ترجمہ: کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتے کاٹ دو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ سورہ محمد، آیت: 22، 23) شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین و خود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، اُن کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے۔ تین دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بے اذان و نماز رہی۔ مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کیے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے۔ غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانارکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیا سا ذبح کیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے، سر انور کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزے پر چڑھایا اور منزلوں پھر آیا، حرم محترم مُخَذَّرَاتِ مشکبوعے رسالت قید کیے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے۔ اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہو گا۔ ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے۔ قرآن عظیم میں صراحتاً اس پر لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فرمایا۔ لہذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت فرماتے ہیں کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ اور امثال و عیدات مشروط بعدم توبہ بقولہ تعالیٰ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ اور توبہ تودم غرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط و اسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بددینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبتِ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شمعہ ہوا۔ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنَّهُ مُنْقَلِبٌ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو و عنود ہے۔

﴿عرفان شریعت، کاملہ حصہ 56، ص: 56، سنی دارالاشاعت، لائل پور﴾